۱۱۔ ایک خط

پنڈت جواہر لال نہرو

پہلی بات : ادب میں خطوط کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ مشہور لوگوں کے خطوط سے نہ صرف ان کی نجی زندگی کا پتا چلتا ہے بلکہ اس دور کے حالات سے بھی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ اِندرا گاندھی پنڈت جواہر لال نہرو کی چہیتی بیٹی تھیں۔ وہ بچپن میں مسوری کے ایک بورڈنگ اسکول میں زیرِ تعلیم تھیں۔ اُس دوران پنڈت نہرو نے انھیں مختلف موقعوں پر کئی خطوط لکھے جو آگے چل کر "Letters from a Father to his Daughter" کے نام سے شائع ہوئے۔ یہ خط انھی میں سے ایک ہے جس میں انھوں نے اپنی بیٹی کو اس کی سالگرہ کے موقع پر نیک خواہشات پیش کی ہیں۔

جان پہچان : پنڈت جواہر لال نہرو ۱۴؍نومبر ۱۸۸۹ء کو الٰہ آباد میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ٹرینیٹی کالج، کیمبرج (انگلستان) سے گریجویشن کیا اور اِنر ٹیمپل سے بیرسٹری کی ڈگری حاصل کی۔ ہندوستان لوٹنے کے بعد وہ انڈین نیشنل کانگریس سے وابستہ ہو گئے اور ملک کی آزادی میں انھوں نے کلیدی کردار ادا کیا۔ وہ آزاد ہندوستان کے پہلے وزیرِ اعظم بنے۔ "The Discovery of India" ان کی مشہور کتاب ہے اور "Towards Freedom" ان کی سوانح ہے۔ ۲۷؍مئی ۱۹۶۴ء کو ان کا انتقال ہوا۔

نینی سینٹرل جیل، الٰہ آباد،

26؍اکتوبر 1930ء

پیاری بیٹی!

تمھیں اپنی سالگرہ کے موقع پر تحفے اور نیک خواہشات ملتی ہی رہی ہیں۔ نیک خواہشات کی تو اَب بھی کوئی کمی نہیں لیکن میں جیل سے تمھارے لیے کیا تحفہ بھیج سکتا ہوں؟ نیک خواہشات کا تعلق تو دل سے ہے، جیسے کوئی پری تمھیں یہ سب کچھ دے رہی ہو۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنھیں جیل کی اونچی دیواریں بھی نہیں روک سکتیں۔

تم خوب جانتی ہو کہ مجھے نصیحت کرنے سے کتنی نفرت ہے۔ جب کبھی میرا جی چاہتا ہے کہ نصیحت کروں تو ہمیشہ اُس 'عقل مند' کی کہانی یاد آجاتی ہے جو میں نے کبھی پڑھی تھی۔ شاید ایک دن تم بھی وہ کتاب پڑھو جس میں یہ کہانی بیان کی گئی ہے:

کوئی تیرہ سو برس گزرے کہ ملک چین سے ایک سیّاح علم و دانش کی تلاش میں ہندوستان آیا۔ اس کا نام ہیوئن سانگ تھا۔ وہ شمال کے پہاڑ اور ریگستان طے کرتا ہوا یہاں پہنچا۔ اُسے علم کا اتنا شوق تھا کہ راستے میں اس نے سیکڑوں مصیبتیں اُٹھائیں اور ہزاروں خطروں کا مقابلہ کیا۔ وہ ہندوستان میں بہت دن رہا۔ خود سیکھتا تھا اور دوسروں کو سکھاتا تھا۔ اس کا زیادہ تر

وقت نالندہ وِدّیا پیٹھ میں گزرا جو شہر پاٹلی پتر کے قریب واقع تھی۔ اس شہر کو اب پٹنہ کہتے ہیں۔

ہیون سانگ پڑھ لکھ کر بہت قابل ہو گیا حتیٰ کہ اُس کو فاضلِ قانون کا خطاب دیا گیا۔ پھر اُس نے سارے ہندوستان کا سفر کیا۔ اس عظیم الشان ملک کے باشندوں کو دیکھا بھالا اور اُن کے بارے میں پوری معلومات حاصل کیں۔ اس کے بعد اس نے اپنا سفرنامہ لکھا۔ اس کتاب میں وہ کہانی بھی شامل ہے جو اس وقت مجھے یاد آئی۔

یہ ایک شخص کا قصہ ہے جو جنوبی ہند سے شہر 'کرنا سونا' میں آیا۔ یہ شہر صوبہ بہار، بھاگل پور کے آس پاس کہیں تھا۔ ہیون سانگ نے سفرنامے میں لکھا ہے کہ ایک شخص اپنے پیٹ کے چاروں طرف تانبے کی تختیاں باندھے رہتا تھا۔ سر پر ایک جلتی ہوئی مشعل رکھتا تھا۔ ہاتھ میں ڈنڈا لیے ہوئے اس عجیب وغریب انداز میں بڑی شان سے اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا تھا۔ جب کوئی اس سے پوچھتا کہ آخر آپ نے یہ کیا صورت بنا رکھی ہے؟ تو وہ جواب دیتا کہ ''میرے اندر بے حساب علم بھرا ہوا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میرا پیٹ نہ پھٹ جائے اس لیے میں نے اپنے پیٹ پر تانبے کی تختیاں باندھ رکھی ہیں۔ اور چوں کہ تم سب لوگ جہالت کے اندھیرے میں رہتے ہو، مجھے تم پر ترس آتا ہے اس لیے میں ہر وقت اپنے سر پر مشعل لیے پھرتا ہوں۔''

ہاں، تو مجھے ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ بہت زیادہ علم وحکمت سے پھٹ جاؤں، اس لیے مجھے اپنے پیٹ پر تانبے کی تختیاں باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ میری عقل میرے پیٹ میں نہیں ہے بلکہ جہاں کہیں بھی ہو اس میں اتنی گنجائش ہے کہ بہت کچھ اور سما سکے۔ اور جب میری عقل محدود ہے تو میں کیسے ایک عقل مند آدمی بن کر دوسروں کو مشورہ دوں اسی لیے میں یہ جاننے کی کوشش کرتا ہوں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط، کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے۔ اس بحث مباحثے سے کبھی کبھی کوئی سچائی نکل آتی ہے۔

اس لیے میں نصیحت نہیں کروں گا۔ پھر کیا کروں؟ خط باتوں کی جگہ نہیں لے سکتا کیونکہ یہ یک طرفہ ہوتا ہے اس لیے میں اگر کوئی بات کہوں اور وہ تم کو نصیحت لگے تو اسے کڑوی گولی سمجھ کر مت نگلو۔ بس یہ سمجھو کہ میں تم کو مشورہ دے رہا ہوں اور گویا ہم تم آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔

میں نے تم کو لمبا سا خط لکھ ڈالا۔ ابھی بہت سی باتیں باقی ہیں۔ اتنی باتیں اس خط میں کیسے آسکتی ہیں!

تم بڑی خوش قسمت ہو کہ اپنے ملک کی آزادی کی جدوجہد کو دیکھ رہی ہو۔ تم اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہو کہ ایک بہادر عورت تمھاری ماں ہے۔ اگر تم کو کبھی کسی بات میں شبہ ہو یا تمھیں کوئی پریشانی ہو تو تم کو اپنی ماں سے بہتر ساتھی نہیں مل سکتا۔

خدا حافظ بیٹی!...میری دعا ہے کہ تم ایک دن بہادر سپاہی بنو اور ہندوستان کی خدمت کرو۔

محبت اور نیک خواہشات کے ساتھ

جواہر لال

معانی واشارات

لفظ	معنی	English
دانش	عقل، سمجھ	Wisdom
نالندہ وِدّیا پیٹھ	پرانے زمانے کی ایک یونیورسٹی جو پاٹلی پتر (پٹنہ) کے قریب تھی	An old university near Patliputra (Patna)
فاضلِ قانون	قانون جاننے والا	Law expert
علم وحکمت	عقل مندی، دانش مندی	Wisdom
گنجائش	سمائی، جگہ	Capacity
محدود	حد کے اندر، تنگ	Limited
بحث مباحثہ	بحث وتکرار	Discussion
جدوجہد	سخت کوشش	Struggle

مشقی سرگرمیاں

✧ خط پڑھ کر خاکہ مکمل کیجیے۔

مکتوب نگار
- نام: ______
- پتا: ______
- تاریخ: ______

✧ چینی سیاح سے متعلق ذیل کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

چینی سیّاح
- نام: ______
- تلاش: ______
- مصروفیت: ______
- خطاب: ______

✧ جنوبی ہند سے شہر 'کرنا سونا' میں آنے والے عجیب و غریب شخص کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

شہر 'کرنا سونا' کا عجیب وغریب شخص
- ______
- ______
- ______
- ______

✧ درج ذیل الفاظ سے متعلق 'پنڈت نہرو کے خیالات' خط کی روشنی میں لکھیے۔

- نیک خواہشات: ______
- عقل: ______
- کوشش: ______
- مشورہ: ______
- خوش قسمت: ______
- دعا: ______

✧ نصیحت سے متعلق پنڈت نہرو کے جملے خط سے نقل کیجیے۔

✧ شہر 'کرنا سونا' کے عجیب و غریب شخص کا علم سے متعلق دعویٰ لکھیے۔

✧ خط کی مدد سے نالندہ وِدّیاپیٹھ سے متعلق دو جملے تحریر کیجیے۔

✧ خط کا مرکزی خیال اپنے لفظوں میں تحریر کیجیے۔

✧ پنڈت نہرو کی بیٹی اِندرا خوش قسمت ہے کیونکہ ...

۱۔ ______

۲۔ ______

۳۔ ______

✧ نیچے دیے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

علم و دانش　　علم وحکمت　　صحیح اور غلط

✤ 'عقل مند' مرکب لفظ ہے۔ عقل + مند = عقل مند
'مند' لاحقہ (suffix) ہے۔اس کا استعمال کرتے ہوئے
دو مرکب الفاظ بنائیے۔

✤ دیے ہوئے الفاظ کی ضد لکھیے۔
نیک، نفرت، مصیبت، محدود، صحیح

عملی قواعد

فجائیہ جملہ (Exclamatory sentence)

ذیل کے جملوں کو پڑھتے ہوئے ان کے لہجے پر غور کیجیے۔

۱۔ اہاہاہا، آخر میں نے تمھیں پکڑ لیا!
۲۔ واللہ! مجھے کس قدر خوشی ہوئی۔
۳۔ خدا حافظ!
۴۔ ہاں، بڑا خراب موسم ہے!

پہلے جملے سے خوشی کا اظہار ہو رہا ہے (اہاہاہا)
دوسرے سے خلوص ظاہر ہے (واللہ)
تیسرا فقرہ الوداعی ہے اور چوتھے جملے میں موسم کو خراب کہا گیا ہے۔

بات کرتے وقت کچھ جملوں سے خوشی، دکھ، حیرت یا کسی اور جذبے کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ ایسے جملے کو **'فجائیہ جملہ'** (exclamatory sentence) کہتے ہیں۔

آہا! آپ کب آئے؟
افسوس! تم وہاں موجود نہیں تھے۔

فجائیہ جملوں میں 'ارے، واہ وا، ہائے' جیسے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ **فجائیہ نشان (!)** لگایا جاتا ہے۔

ذیل کے جملوں میں مناسب جگہ پر فجائیہ نشان لگا کر بتائیے کہ ان سے کون سے جذبے کا اظہار ہو رہا ہے۔

۱۔ اے بھائی میری بات سنو
۲۔ ارے واہ تم کب آئے
۳۔ ہائے میں تو برباد ہو گیا

سرگرمی/منصوبہ

۱۔ اپنے دوست/سہیلی کو سالگرہ کی مبارکباد کا خط تحریر کیجیے۔
۲۔ نیک خواہشات کے لیے پانچ پیغام تحریر کیجیے۔
۳۔ یومِ اطفال کے موقع پر اسکول میں ہونے والے جلسے میں پنڈت نہرو کی زندگی کے حالات پر تقریر کیجیے۔

سرسیّد احمد خاں کے قلم سے

"...میری تمام آرزو یہ ہے کہ بلا لحاظ قوم اور مذہب کے تمام انسان آپس میں ایک دوسرے کی بھلائی پر متفق ہوں۔ مذہب سب کا بے شک علیحدہ علیحدہ ہے مگر اس کے لحاظ سے آپس میں کوئی دشمنی کی وجہ نہیں ہے۔فرض کرو کہ ایک دسترخوان پر مختلف قسم کے کھانے موجود ہیں۔ ان میں کوئی کسی کھانے کو پسند کرتا ہے اور کوئی کسی کو۔ مگر اس اختلافِ طبائع کی وجہ سے اس دسترخوان پر بیٹھنے والوں کو باہم کچھ رنج نہیں ہوتا۔ اسی طرح دنیا میں مختلف مذہبوں کی وجہ سے مختلف مذہب والوں میں کوئی وجہ باہمی رنج کی پیدا نہیں ہو سکتی۔ ہر شخص اپنے ایمان کا مختار بلکہ میری رائے میں مجبور ہے۔ اس لیے جس چیز کا یقین اس کے جی میں ہے، اس کو وہ اختیار کرے گا۔ وہ یقین دوسروں کے دل میں اثر نہیں کرتا۔ اچھا ہے تو اس کے لیے اور بُرا ہے تو اس کے لیے۔ لیکن آپس کی محبت میں جو انسانوں کی راحت میں سب سے بڑا جز ہے، اس کے کچھ نقصان نہیں آ سکتا۔"